تنقید و تبصرہ

تازیانے ترجمۂ المنبہات

المنبہات ایک تالیف ہے زین القضاۃ احمد بن محمد حجی کی۔ اس کا ترجمہ مولانا ابو البیان حماد نے کیا ہے اور نور محمد کارخانہ تجارت کتب آرام باغ کراچی نے شائع کیا ہے۔ صفحے ۲۸۸، کتابت عربی و اردو دونوں بہت اچھی۔ جلد، گردپوش نفیس، قیمت درج نہیں۔

اصل کتاب کے مولف کوئی محدث نہیں بلکہ صوفی المزاج حکیم ہیں۔ تالیف کا انداز یہ ہے کہ اس میں احادیث نبوی کے علاوہ صحابہ، حکما اور صوفیہ، شعراء وغیرہ کے اعلیٰ اقوال اکٹھا کر دیے ہیں۔ حوالہ کہیں نہیں دیا ہے بلکہ اکثر احادیث و اقوال میں راوی یا قائل کا نام بھی نہیں۔ اس کے باوجود یہ ادب اور نصائح دونوں کا نہایت مفید مجموعہ ہے۔ ترتیب بھی بڑی اچھی ہے یعنی پہلے باب میں دو دو باتوں والے اقوال جمع ہیں۔ دوسرے میں تین تین باتوں والے۔ اسی طرح یہ سلسلہ دس دس باتوں والے اقوال تک جاتا ہے۔ گویا کل نو باب ہیں۔

اس کتاب کا ترجمہ مولانا ابو البیان حماد صاحب نے کیا ہے۔ ترجمہ شگفتہ اور رواں ہے۔ لفظی پیروی کی بجائے اسپرٹ کو ملحوظ رکھا ہے۔ اور مزے کی بات یہ ہے کہ جہاں اشعار آئے ہیں ان کا ترجمہ بھی اردو اشعار میں کیا ہے اور اس ترجمے میں خاصے کامیاب رہے ہیں۔ پھر جابجا ضروری اور مفید حاشیے بھی دیدیے ہیں۔

ہمارے خیال میں بعض چیزیں نظر ثانی کی بھی محتاج ہیں۔ مثلاً

۱۔ صؔ۳ حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ایک قول ہے کہ قبر میں توشۂ اعمال کے بغیر جانے والے کی مثال اس شخص کی سی ہے جو سمندر میں بغیر جہاز کے داخل ہو جائے (صؔ۲۳) بڑی اعلیٰ تمثیل ہے لیکن اس کا شمار ثنائیات (دو نکاتی) میں ہونے کی معقول وجہ نہیں کیونکہ اس میں ایک ہی بات بیان کی گئی ہے۔

۲۔ صؔ۳۰ کے حاشیے پر لکھا ہے: حضرت یوسفؑ زلیخا کے غلام تھے انہوں نے صبر کیا لہٰذا بادشاہی سے متصل ہوئے اور زلیخا بالآخر ان کے تابع ہوئی ۔۔۔۔ "بادشاہی سے متصل ہونا" غیر فصیح زبان ہے۔ پھر زلیخا کے "تابع" ہونے کا کیا مفہوم ہے۔ کسی صحیح روایت سے زلیخا کا تابع ہونا ثابت نہیں۔ ہاں پشیمانی اور اعتراف جرم قرآن سے ثابت ہے۔ یہ محض افسانہ